TQ- Lesson 204 Surah Unkabooth Ayat 1-15 tafseer

سورت العنکبوت مکی سورت ہے اس کے 7 رکوع اور 69 آیات ہیں کلمات کی تعداد 990 اور حروف کی تعداد 4410 ہے **عَنْكَبُوْت** مکڑی کو کہتے ہیں اور اس کی جمع ہے **عَنَاكِبُ**. اس کا مادہ ہے (**ع ک ب**) اس کے معنی ہیں جالا بننے والی اور اس سے اپنا گھر بنانے والی. آیت 41 کے فقرے **مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ** سے یہ نام لیا گیا ہے اور یہ نام اس کا علامتی نام ہے. یہ وہ سورت ہے جس میں لفظ **عَنْكَبُوْت** آیا ہے. اس سورت کا زمانہ نزول کیا ہے ؟ یہ سورت ہجرتِ حبشہ سے کچھ پہلے نازل ہوئی تھی اور اس سورت کو پڑھیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمان اس وقت شدید ظلم وستم اور جسمانی اذیتوں سے گزر رہے تھے اس کا موضوع اور مضمون بھی یہی ہے کہ مسلمانوں کو اللہ رب العزت نے تسلی دی ہے یہ سورت جو لوگ صادق الایمان تھے ان میں عزم و ہمت اور استقامت پیدا کرنے کے لئے نازل کی گئی اور جو کمزور مسلمان تھے ضعیف الایمان ان کو شرم دلائی گئی اور تیسری طرف کفار کو ڈرایا گیا کہ اگر تم نے حق کی مخالفت کی تو مت بھولو جیسا انجام پہلی جھٹلانے والی قوموں کا ہوا ایسے ہی انجام تمہارا بھی ہوگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت نمبر 1.   الم

الف لام میم حروف مقطعات ہیں اور حروف مقطعات (جیسے الف، ب ،ت، ث) جس سے عربی زبان بنی ہے تو اس کے معنی اللہ رب العزت ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں لیکن امام حسن ابن شہید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ الف، ب ،ت، ث تو اہل مکہ جانتے تھے اور انہیں یہ بھی پتہ تھا کہ قرآن ان حروف سے بنا ہے لیکن ان کو جوڑ کر وہ قرآن کی کوئی نظیر پیش نہ کر سکے تو کیا ہےکہ حروف مقطعات گویا کہ یہ ایک معجزہ ہے قرآن مجید اللہ ہی کا معجزہ ہے

آیت نمبر 2. أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ

ترجمہ. کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ "ہم ایمان لائے " اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟

آپ دیکھئے کہ اس آیت میں اللہ رب العزت نے اہل ایمان کے سامنے ایک سوال رکھا ہے اور سوال بڑا خوبصورت ہے عام طور پر آپ جب قرآن میں کسی سورت کی ابتدا پڑھتی ہیں تو زیادہ تر انداز کیسا ہے کہ سورت شروع ہوئی حروف مقطعات اور فوراً کتاب کی بات ہے جیسے آپ پیچھے سورت القصص میں دیکھیں **طسم (1) تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ** (2) توکتاب کی بات آئی اور کتاب کی عظمت کی طرف اللہ رب العزت نے توجہ دلائی پھر اسی طرح آپ دیکھئے سورت النمل آپ نے پڑھی **طس ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ** (1. سورت النمل**)** اور **الم (1) ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ** (2.سورت البقرہ)   تو آپ نے بے شمار ایسی سورتیں پڑھی ہیں حروف مقطعات اور **الرَّحْمَٰنُ (1) عَلَّمَ الْقُرْآنَ** (2. سورت الرحمان) فوراً کتاب کی بات ہے لیکن یہاں پہ آپ دیکھیں کتاب کی بجائے کتاب پر ایمان لانے کے نتائج، ثمرات،قربانیوں کی بات ہے ایمان کے جو نتائج ہیں عواقب ہیں ان پر غور و فکر کرنے کی دعوت ہے **أَحَسِبَ** کیا سمجھ رکھا ہے، کیا سمجھتے ہیں **النَّاسُ** لوگ تمام لوگوں کو کہا جا رہا ہے کہ اے لوگوں کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے **أَنْ يُتْرَكُوا** کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے صرف اتنا کہہ کر کہ **أَنْ**

يَقُوْلُوا آمَنَّا کہ ہم ایمان لائے **وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ** اور ان کو آزمایا نہ جائے گا اور ان سے پوچھا نہ جائے گا ان کی جانچ پڑتال، ان کی پرکھ نہ کی جائے گی آپ دیکھیں کہ سورت کے آغاز میں ہی بڑا عروج ہے بالکل آغاز ہے اور فوراً سورت اپنے عروج پر پہنچتی ہے اللہ رب العزت اہل ایمان سے کہتے ہیں ان کے سامنے ایک سوال رکھتے ہیں کہ کیا تم صرف اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جاؤ گے کہ ہم ایمان لائے اور پھر تمہیں آزمایا نہ جائے گا۔ یہ بات اللہ رب العزت نے کیوں کی اس بات کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس زمانے کے حالات پر آپ نظر ڈالیں مکہ میں جو شخص بھی اسلام قبول کرتا تھا تو اس پر آفتوں اور مصیبتوں کا ایک طوفان ٹوٹ پڑتا تھا اور خاص طور پر جو غلام تھے جو غریب تھے ان کو بری طرح مارا پیٹا جاتا تھا سخت جسمانی اذیتیں دی جاتیں کوئی اگر دکاندار ہے، کاریگر ہے اب اس پر اس کی روزی کے دروازے ہی بند کر دیئے جاتے ہیں آپ تصور تو کریں کہ کسی پر اسلام کی وجہ سے یہ مصیبت آئے کہ اس کو نوکری ہی نہیں مل رہی، نوکری تو مل گئی ہے وہ محنت مزدوری کر کے تنخواہ لینے گیا ہے تو اسے کہا جا رہا ہے کہ اُس وقت تک تمہیں تنخواہ نہیں دی جا سکتی جب تک کہ تم جس دین پر ایمان لائے اُس کا انکار نہ کر دو آپ تصور کریں ایک مہینہ دو مہینے اب یہاں تک کہ کوئی بااثر خاندان کا آدمی ہوتا تو اس کے خاندان کے لوگ اس کو بری طرح ستاتے، بری طرح مارتے پیٹتے تاکہ اُس کی زندگی دوبھر کردیں اجیرن کردیں اور وہ دین اسلام کو چھوڑ دےتو امیر تھا یا غریب تھا آزاد تھا یا غلام تھا ہر شخص جو ایمان والا تھا وہ ان حالات سے دوچار تھا اور ان سخت حالات نے مکہ میں ایک خوف اور دہشت کا ماحول پیدا کر دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ **کی** صداقت آپ پر نازل کی گئی کتاب آپ کی سیرت اور کردار لوگ اس کی صداقت کے قائل ہو چکے تھے لیکن یہ جو حالات تھے یہ جو دردناک اذیتیں تھیں اس کی وجہ سے لوگ دین کو قبول کرتے ڈرتے تھے اور وہ کفر کے آگے بعض اوقات پست ہمت ہو کر گھٹنے ٹیک دیتے تھے اب آپ دیکھیں لیکن کون سے ایسے لوگ تھے جو ایمان لاتے ہوئے ڈرتے تھے یا آگے بڑھنے سے ڈرتےتھے یہ ضعیف الایمان لوگ، کمزور ایمان والے اور جو مضبوط ایمان کے تھے جن کا عقیدہ سچا تھا جو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے سچی محبت کرتے تھے وہ آزمائشوں سے گزرتے تھے اور اس کے باوجود ان کے عزم و ثبات میں ان کے ایمان میں ذرہ برابر لغزش نہیں پیدا ہوئی ذرا بھی کمی نہیں آئی کوئی تزلزل نہ آیا لیکن آپ دیکھیں کہ جب غم، مصیبت، قید، ظلم و ستم، اذیتیں ان کی ایک بھٹی گرم ہو جائے اور اس کے حالات مسلسل تیز سے تیز ہوتے چلے جائیں تو انسانی فطرت ہے کہ انسان کے اندر ایک اضطراب سا پیدا ہوتا ہے ایک مشکل اور پریشانی کو دیکھ دیکھ کر، سہہ سہہ کر انسان کے ذہنوں میں بعض اوقات سوال پیدا ہوتے ہیں تو اب ایسی ہی کیفیت کا ایک نمونہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرتی ہے (جو بخاری کی ہے ابو داؤد، نسائی نے بھی اس کو روایت کیا ہے) **حدیث** کا مفہوم ہے کہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس زمانے میں مشرکین کی سختیوں سے ہم بری طرح تنگ آئے ہوئے تھے ایک روز میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ **کعبہ** کی دیوار کے سائے میں تشریف رکھتے ہیں میں نے حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ **کعبہ** ، آپ ہمارے لئے دعا نہیں فرماتے؟ یہ سن کر آپ کا چہرہ جوش اور جذبے سے سرخ ہوگیا اور آپ نے فرمایا تم سے پہلے جو اہل ایمان گزر چکے ہیں ان پر اس سے زیادہ سختیاں توڑی گئی ہیں ، ان میں سے کسی کو زمین میں گڑھا کھود کر بٹھایا جاتا اور اس کے سر پر آرہ چلا کر اس کے دو ٹکڑے کر ڈالے جاتے ، کسی کے جوڑوں پر لوہے کے کنگھے گھسائے جاتے تھے تاکہ وہ ایمان سے باز آجائے ، خدا کی قسم یہ کام پورا ہوکر رہے گا ، یہاں تک کہ ایک شخص **صنعاء** (یمن کا دار الخلافہ ہے)سے **حضر موت** تک بےکھٹکے سفر کرے گا اور اللہ کے سوا کوئی نہ ہوگا جس کا وہ خوف کرے تو آپ دیکھ لیں کہ رسول اللہ ﷺ **نے**

مسلمانوں کو کیا بات بتائی کہ تم کیا سمجھتے ہو کہ بس تم ایمان لائے اور اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جاؤ گے پہلے لوگوں پر تو سخت آزمائشیں آئیں ہیں بڑی سخت تکلیفوں سے وہ لوگ گزرے ہیں اور آپ سورت البقرہ میں بھی پڑھ چکیں کہ ایمان لانے والوں کو اللّٰہ تعالی نے آزمایا ہے اور اللّٰہ تعالی کہتا ہے کہ میں آزماؤں گا بھوک سے، پیاس سے، قحط سے ،جنگ سے، بیماری سے، جان اور مال کے خوف سے طرح طرح کی آزمائشیں آئیں گی پہلے بھی آپ نے یہ بات پڑھی تھی **حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ (**214- سورت البقرہ) لوگوں کا یہ پکارنا رسول پکار اٹھا کہ کب آئے گی اللّٰہ کی مدد یہاں تک کہ اللّٰہ تعالی نے کہا کہ خبردار اللّٰہ کی مدد قریب ہے اور آج کے مسلمان بھی اس آیت کو اگرسمجھنا چاہتے ہیں تو موجودہ حالات پر غور کریں کبھی کشمیر کی وادی, کبھی افغانستان کے پہاڑ کبھی فلسطین کے میدان اور کبھی جہاں بھی دنیا میں مسلمان ہیں وہ ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے ہیں جیلیں ہیں (جیسے حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں تھے) تو آج بھی بہت سے بے گناہ مسلمان اپنوں کی جیلوں میں بھی ہیں اور غیروں کی جیلوں میں بھی ہیں اپنوں کی کرم نوازیاں بھی ہیں اور کفر کی تو ہوا ہی کرتی ہیں تو اللّٰہ تعالی اپنا اصول بتا رہے ہیں اور یہ جو اضطرابی کیفیت ہے ہیجانی کیفیت ہے اللّٰہ تعالی کہہ رہے ہیں کہ صبر و تحمل سے تم اس کو برداشت کرو اور اللّٰہ تعالی بڑی محبت سے سمجھاتے ہیں کیا کہتے ہیں **أَحَسِبَ النَّاسُ** کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے ،کیا تم نے بس یہ سمجھ لیا تھا **أَنْ يُتْرَكُوا** کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے یہاں پہ مضارع مجہول ہے کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے **أَنْ يَقُولُوا** یہ کہ انہوں نے یہ کہا، یہ کہ وہ یہ کہتے ہیں اور وہ کہیں گے **آمَنَّا** کہ بس ہم ایمان لائے ایمان کی تعریف آپ پڑھ چکی ہیں سورت النور میں بھی اور پہلے دن سے بھی آپ نے پڑھی کہ **"الاِیمَانُ= التَصدیق معَ القَبُولِ ولاِذْ□عَان"** کہ ایمان تصدیق کرنا ہے قبولیت کے ساتھ اور پھر کیا ہے **ولاِذْ□عَان** اور سر جھکا دینا ہے اور اسی لئے کسی شاعر نے بڑی خوبصورت بات کہی کہ

؏ خرد نے چھین لئے سارے حوصلے دل کے
جنون کے سائے میں جب تک رہے سکون سے رہے

؏ جنون وفا مستقل چاہئے
ذرا دیر کا دردِ سر کچھ نہیں

تو یہ کیا ہے یہ عشق کا راستہ ہے ،یہ جہاد کا راستہ ہے، یہ قربانی کا راستہ ہے، یہ شہادت کا راستہ ہے ،یہ محنت کا راستہ ہے آپ اسی پہ افسردہ ہو رہے ہیں کہ ٹھنڈی چائے پی کر ہم آگئے لوگوں کو تو چائے بھی نصیب نہیں ہوتی تھی جن لوگوں نے علم سیکھا ہے، جنہوں نے دین سیکھا ہے اور دین کو ہم تک پہنچایا ہے وہ دریائے دجلہ کے پانی سے روٹی کو بھگو کر کھاتے تھے کتنے کتنے دن دہی کھاتے تھے، پیاسے تھے، پاؤں میں چھالے تھے، سینہ پک گیا تھا بس خالی پانی اور دہی کھا کھا کر اور پھر انہوں نے دین کو سیکھا اور ہم تک پہنچایا لیکن رسول اللّٰہ ﷺ **اور** آپ کے ساتھی ان کی قربانیاں، ان کا ایثار، ان کی محنتیں، ان کا ایمان اس پر تو آسمان اور زمین اور مکہ کے پہاڑ اور زمین پہ جو ریت کے ذرے ہیں وہ سب گواہی دیتے ہیں اللّٰہ تعالیٰ کہتے ہیں کیا لوگ اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا تو کیا بات پتہ چلتی ہے ایمان اور آزمائش لازم و ملزوم ہیں۔ ایمان بیج ہے اگر بیج اچھا ہے، ایمان ستھرا ہے ،عقیدہ بہترین ہے تو اس کے مطابق جو ثمرات نکلیں گے جو پھل اور پھول آئیں گے جو پودا نکلے گا جو کونپلیں لگیں گی جو شاخیں بڑھیں گی تو وہ بھی بہترین ہوں گی وہ اچھی ہوں گی

؏ یہ قدم قدم بلائیں یہ سواد کوئے جاناں
وہ یہی سے لوٹ جائے جسے زندگی ہو پیاری

اور سودا نے بڑے اچھے شعر کہے ہیں اور ان میں سے ایک شعر کیا ہے

ؔ سوداؔ قمار عشق میں شیریں سے کوہ کن
بازی اگرچہ پا نہ سکا سر تو کھو سکا
کس منہ سے پھر تو آپ کو کہتا ہے عشق باز
اے رو سیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا

تو ایمان کی تین قسمیں ہیں ایک ہے قلبی ایک ہے لسانی اور تیسرا ہے عملی تو اب کیا ہے کہ ایمان صرف دل سے تسلیم کرنے کا نام نہیں ہے قلب سے اظہار کرنے کا نام بھی ہے اور بس صرف منہ سے پولے پولے کہہ دینے کا نام نہیں ہے اسلام کہ ہم ایمان لائے جیسے کسی شاعر نے کہا کہ

ؔ پولے پولے پیریں اسلام نئوں آونا
ہون جان تے جی دی بازی لاؤنی پاوے گی

یعنی صرف ہلکے سے منہ سے کہہ دینا کہ میں ایمان لایا تو اس سے اسلام نہیں مکمل ہوتا اس سے ایمان کے تقاضے پورے نہیں ہوتے جیسے بعض لوگ کہتے ہیں نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا اور زکوۃ اچھی مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا سب چیزیں بڑی اچھی ہیں، دینِ اسلام ہے بڑا اچھا ،اصول بڑے اچھے ہیں اور طریقے بڑے اچھے ہیں مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا تو یہاں پہ کیا کہا جا رہا ہے کہ ایمان لانے کے بعد ایسا ضرور ہوگا کہ ان کو آزمایا جائے گا یہاں پہ **يُفْتَنُونَ** فتن **(ف ت ن)** کے معنی کیا ہوتے ہیں پگھلانا جیسے سونا کو بھٹی میں ڈال کر پگھلایا جاتا ہے اور آپ دیکھیں کہ بے شک پلاسٹک ہو وہ ایسے نہیں جل جاتی جب آگ زیادہ شدید ہوتی ہے تو پلاسٹک جل جاتی ہے آپ کا کوئی کفگیر ہے کوئی چمچ ہے آپ نے اوون کے اوپر رکھ دیا۔ سونا تو ایک دھات ہے اس کو پگھلانے کیلئے بہت **نُقْطَۂِ عُرُوج** پر آگ جائے تب وہ پگھلے گا تو اے مسلمانو! تمہیں آزمائش کی بھٹی میں ڈالا جائے گا اور بس ایمان لانے کا تم نے اعلان کر دیا تو اس میں ہم تمہیں سب کچھ نہیں دے دیں گے بلکہ کیا ہے کہ امتحان شرط ہے امتحان جب ہوگا تو اس میں ثابت قدمی دکھانی پڑے گی اور پھر امتحان میں کرنا کیا ہے؟ ہماری خاطر مشقتیں اٹھانی ہیں، تب ہی جان کا نقصان ہوگا، تب ہی مال کا اور خطرات ہیں مصیبتیں ہیں مشکلات ہیں ان کا مقابلہ کرنا پڑے گا خوف سے بھی آزمائے جاؤ گے اور لالچ سے بھی ہر چیز جسے تم عزیز اور محبوب رکھتے ہو ہماری رضا پر اسے قربان کرنا پڑے گا، ہر تکلیف جو تمہیں ناگوار ہے ہمارے لئے تمہیں برداشت کرنی ہوگی آپ کلاس میں آتی ہیں آپ صرف اپنی کلاس کو لے لیجیےاب چھٹیوں کے دن ہیں تو آپ کی کلاس صبح شروع ہو رہی ہے عام دنوں میں ساڑھے نو تھی اب ساڑھے آٹھ ہے گھر کے سارے لوگ سو رہے ہیں گو کہ صبح سونا برکت سے محرومی کی بات ہے لیکن ایسے میں جب آپ اٹھ کر آتی ہیں تو شیطان کیا کہتا ہے کہ کس مشکل میں ڈال لیا ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ شیطان پھسلاتا ہے، اکساتا ہے اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں ماشاءاللہ کہ وہ کہتے ہیں کہ نہیں آندھیاں ہیں طوفاں ہیں بارش ہے برفباری ہے کچھ بھی ہے مجھے جانا ہے اور جیسے ماشاءاللہ آپ کی کلاس میں دیکھ رہی ہوں کہ برف اور آندھی میں بہت اچھی اس کی حاضری جارہی ہے تو یہ کیا ہے؟ **ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.** (4۔ سورت الجمعہ) تو یہ آیت بھی یہ بات بتا رہی ہے کہ خالی ایمان لانے سے تمہارا ایمان لانا اللہ کو مقبول نہیں ہے، اللہ کو پسند نہیں ہے جب تک کہ ایمان کے بعد تم پر جب آزمائش آئے جب مصیبتیں آئیں تو اس وقت تم اپنے عمل سے اپنے ایمان کو سچا ثابت نہ کر دو تو یہ جو آیت ہے اس کا کیا نچوڑ ہمارے سامنے آیا؟ ایک اصولی بات جو ہم سب کے سامنے آتی ہے کہ آدمی کے مومن اور مسلمان ہونے کا فیصلہ معمول کے حالات پر نہیں کیا جا سکتا بلکہ آدمی کے مومن اور مسلمان ہونے کا فیصلہ اس عمل پر ہوتا ہے جو

آدمی غیر معمولی حالات میں کیا کرتا ہے۔ غیر معمولی حالات جو ہیں وہ غیر معمولی مواقع ہوتے ہیں جس میں یہ بات کھل جاتی ہے، یہ بات پتہ چل جاتی ہے کہ آدمی حقیقت میں وہ ہے یا نہیں جس کا اس نے دعویٰ کیا ہے۔ غیر معمولی حالات میں اگر کوئی شخص ایمان اور اسلام پر قائم رہنے کا ثبوت دے تو حقیقی معنوں میں وہ مومن اور مسلمان ہے آپ بھی یہ جائزہ لینا چاہتی ہے کہ آپ جو ایمان لائی ہیں، میں جو ایمان لائی ہوں میں کتنی مومنہ ہوں میں کتنی مسلمہ ہوں میرے ایمان لانے کے دعوے میں کتنی صداقت ہے تو اس بات کا جائزہ جو میری زندگی میں امتحان اور آزمائشیں آتی ہیں جو آپ کے زندگی میں امتحان اور آزمائشیں آتی ہیں جو بھی غیر معمولی واقعات ہیں اس سے آپ کو اس بات کا اندازہ ہوگا خوشی کے موقع ہیں یا غمی کے بیٹے کی شادی کی ہے یا پھر بیٹا دنیا سے گیا ہے اور اس کی جدائی کا غم ہے، بیٹی کی پیدائش کی خوشی ہے یا بہن کی جدائی کا غم ہے، کوئی بھی انتہائی خوشی کے موقع پر انتہائی غم کے موقع پر اس بات کو آپ نوٹ کر لیجیے یہ دو اہم موقع ہوتے ہیں جس میں انسان کا پتہ چلتا ہے کہ اس کی تربیت کتنی ہوئی ہے وہ غم کے ماحول میں مایوسی کا ڈھیر نہیں ہو جاتا، اور وہ خوشیوں کے موقع پر جَامے سے ہامان اور فرعون کی طرح نکل نکل نہیں جاتا، مکہ کے سرداروں کی طرح وہ فخر اور غرور نہیں کرتا، اتراتا نہیں ہے تو یہاں پر بھی اللہ رب العزت نے جو بات بتائی سورت البقرہ سورت آل عمران میں بھی آپ پڑھ چکی ہیں **أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ ٱلْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ ٱلَّذِينَ خَلَوْاْ مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ ٱلْبَأْسَآءُ وَٱلضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُواْ حَتَّىٰ يَقُولَ ٱلرَّسُولُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَعَهُۥ مَتَىٰ نَصْرُ ٱللَّهِ أَلَآ إِنَّ نَصْرَ ٱللَّهِ قَرِيبٌ (214**- سورت البقرہ)۔اور **أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ** (142- سورت آل عمران)۔ اِس سے پھر کیا پتہ چلتا ہے کہ آزمائش وہ کھونٹی ہے جس سے کھرا اور کھوٹا پرکھا جاتا ہے کھوٹا اللہ کے رستے سے ہٹ جاتا ہے اور کھرا چھانٹ لیا جاتا ہے اور کھرا وہ ہے جسے اللہ انعامات سے نوازے گا

آیت نمبر 3۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ

ترجمہ۔حالاں کہ ہم اُن سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں جو اِن سے پہلے گزرے ہیں اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچّے کون ہیں اور جھوٹے کون

وَلَقَدْ فَتَنَّا اور تحقیق ہم آزما چکے ہم آزمائشیں کر چکے الَّذِينَ ان لوگوں کی **مِنْ قَبْلِهِمْ** جو اس سے پہلے گزرے تھے فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ پس ضرور اللہ کو یہ دیکھنا ہے **الَّذِينَ صَدَقُوا** وہ لوگ **صَدَقُوا** جو سچے ہیں **وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ** اور وہ لوگ جو کہ جھوٹے ہیں اب آپ دیکھیں کہ یہاں پر جو بات کہی جا رہی ہے وہ کیا ہے؟ کہ **فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ** کہ اللہ کو ضرور یہ معلوم کرنا ہے۔ اللہ تعالی کیا کہہ رہے ہیں اہل مکہ کو(مکہ کے جو مسلمان تھے) کہ مکی دور آزمائشوں کی بھٹی کا دور ہے مدینہ میں منافق ملتے ہیں عبداللہ بن ابی جو منافقوں کا سردار تھا رئیس المنافقین وہ مدینہ میں جا کے ملا کیوں اس زمانے میں ہجرت ہو چکی ہے مسلمانوں کی اسلامی ریاست کی بنیاد ڈل چکی ہے فتوحات ہو رہی تھیں غنائم مل رہے تھے مسلمان دنیا میں زمین کے اوپر ایک قوت بن کر ابھر چکے ہیں اور اب کیا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو آزمائشوں کی بھٹی میں نہیں آئے بس منہ سے کہتے تھااور عمل نہیں کرتے تھے صبح اقرار کرتے تھےشام کو انکار کر دیتے تھے جہاں فائدہ لگتا تھا وہاں چلے جاتے تھے لیکن مکی دور میں آپ کو کوئی منافق نہیں ملتا کیوں ادھر ایمان لائے اُدھر آزمائش کا دور شروع ہو گیا زبان سے اقرار کیا ہے **لا الہ الا اللہ** فوراً اب یہ بات صحیح کہی ہے یا غلط آزمائشوں کا دور شروع ہو گیا تو اللہ تعالی کیا کہتے ہیں کہ اے مسلمانوں ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں۔ **وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ**جو پہلے گزر

چکے اور وہ کون تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھ لیجیے حضرت موسیٰ علیہ السلام دیکھ لیجیے تمام پیغمبروں کو لے لیجیے ان پر ایمان لانے والوں کو لے لیجیے جتنے بھی ایمان لانے والے لوگ ہیں۔ انبیاء کی تاریخ اور ان کے پیروکاروں کی تاریخ جو ان کے ساتھ ساتھ تھے ان کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ یہ جو ایمان کا راستہ ہے یہ آزمائشوں کا راستہ ہے یہ سونے کا، یہ مزے کرنے کا، یہ رنگ رلیاں منانے کا، یہ مزے لوٹنے کا، بس صرف اقرار کرنے کا راستہ نہیں ہے اور دنیا میں بہت سے دوست ہوتے ہیں میں آپ کی دوست ہوں تو آپ پلیز مجھے اپنی دوست بنا لیں دوست تھوڑی کسی کو بنانا پڑتا ہے دوست تو خود بن جایا کرتے ہیں جب بھی آپ کسی کے ہاتھ میں دوستی کا ہاتھ دیتی ہیں، اپنا قدم آگے بڑھاتی ہیں تو آپ دیکھتی ہیں کہ زندگی کے جو حالات ہیں اور زندگی کا جو مدو جزر اور نشیب و فراز ہیں ویسے تو عام حالات میں بہت سے دوست ہوتے ہیں لیکن جب مشکل ہوتی ہے تو پھر بہت سے لوگ ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ جب بھی کسی پر کوئی آزمائش، کوئی مشکل یا غیر معمولی حالات اسکو پیش آئیں پھر پتہ چل جاتا ہے میرا سچا کون ہے مجھے کس نے دعاؤں میں یاد رکھا، جو کچھ نہیں کر سکتا تھااس نے زبان سے ہی مجھے تسلی دی، مجھے ڈھارس دی، میرا حوصلہ بڑھایا اور اس کے علاوہ جو مدد ہے وہ ایک الگ بات ہے تو اصل بات کیا ہے کہ دوست وہ ہے جو مشکل میں کام آئے۔ تو اللہ کا دوست ،اللہ کے دین کا دوست، اللہ کے رسول کا دوست اور اسلام کا دوست وہ ہے جو کہ ہر طرح کے حالات میں دین کا ساتھ دیتا رہے اور اللہ تعالیٰ کہتے ہیں پس ضرور اللہ کو دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون اب دیکھیں ایک طرف **صَدَقُوا** اور دوسری طرف **الْكَاذِبِينَ** اور **فَلَيَعْلَمَنَّ** دو دفعہ آیا ہے تو اب یہاں پہ ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ اللہ تو خود ہی عالم الغیب ہے اس کو تو پتہ ہی ہے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے سچے کی سچائی اور جھوٹے کا جھوٹ اللہ سے بڑھ کر اور کون جان سکتا ہے تو پھر اس کا کیا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ اللہ کو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون تو اصل بات یہ ہے کہ اللہ رب العزت ایک شخص کے اندر اگر کوئی صلاحیت رکھ دیتا ہے تو جب تک کوئی صلاحیت کا عملاً ظہور نہیں ہو جاتا تو انصاف کا تقاضا پورا نہیں ہوتا تو جب تک جو بھی صلاحیت ہے اس کا ظہور نہ ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو سزا اور جزا نہیں دیتا مثلا ایک شخص میں امین ہونے کی صلاحیت موجود ہے اور دوسرے میں خائن ہونے کی اب ان دونوں پر اللہ تعالیٰ آزمائش ڈالتا ہے اور آزمائش سے پتہ چلتا ہے جو امانتداری دکھاتا ہے کہ یہ ہے امانتدار اور جو عملاً خیانت کرتا ہے تو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ **خائن** ہے۔ اللہ کے انصاف سے یہ بات بعید ترین ہے یہ بات ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ محض علم غیب کی بنا پر ایک کو تو انعام دے دے امانتداری کی بنا پر (کیونکہ اس کے اندر امانتداری کی صلاحیت ہے بس اس بنا پر ایک کو انعام دے دے) اور دوسرے میں جو خیانت کرنے کی صلاحیت ہے اس کو اللہ تعالیٰ سزا دے ڈالے تو اللہ تعالیٰ کیا کرتے ہیں کہ جو بھی کسی شخص کے اچھے اور برے اعمال ہیں ، ان کی صلاحیتیں ان کا طرز عمل گو کہ اللہ تعالیٰ کو پتہ ہیں یہ باتیں لیکن انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ صرف علم کی بنیاد پر سزا اور جزا کا فیصلہ نہیں کرتا بلکہ وہ کیا کرتا ہے کہ طرز عمل کی بنیاد پر یہ ہے اصل بات تو اللہ تعالیٰ کیا بات کہہ رہے ہیں کہ اللہ کو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون۔ تو وہ دن کون سے دن تھے وہ دن تھے ہجرت کے دن۔ وہ دن تھے مصیبت کے دن تھے۔ پریشانیوں کے دن اور مکی دور میں جو ہجرت کے دن تھے وہ کتنے سخت دن تھے آپ دیکھیں کہ دینِ اسلام کی خاطر قربانی دینا آپ کو یہ جو کلاس آپ لے رہی ہیں آپ کو ٹھنڈی اور میٹھی نیند کی قربانی، گھنٹوں بیٹھ کر جو فون پر گپیں لگایا کرتے تھے اُس کی قربانی، ادھر اُدھر جو خریداری میں مصروف رہتے تھے اُس کی قربانی اور وہ چائے کا گرم گرم کپ لذت لے کر پیا کرتے تھے۔ ابھی شوہر کو بھیج کر، بچوں کو پیلی

بسوں میں بٹھا کر ہائے بائے کر کے پھر اُس کے بعد کیا کیا کرتے تھے کہ مزے سے اب میں چائے بناؤں گی اور کوئی دو ٹی بیگ ڈال کر کوئی ایک ٹی بیگ ڈال کر اور گرم چائے اور پھر مرضی کا ناشتہ اور پھر ادھر اُدھر کی کچھ باتیں کچھ دوستوں سے ہیلو ہائے کر کے پھر جو دن زندگی کے گزارا کرتے تھے تو جب اُس شب و روز میں تبدیلی آئی تو نفس تو تلملا اٹھا. پہلے تھکن اس لئے نہیں ہوتی تھی کہ سب کو بھیج کے جیسے بعض لوگ کہتے ہیں ہماری یہ روٹین ہے پہلے دو تین گھنٹے سوتے ہیں پھر اُس کے بعد ہم کام شروع کرتے ہیں اور اب تو ہر وقت ہی محنت اور مشقت کرنی پڑتی ہے تو آپ یہ بات یاد رکھیں اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بھی یہ بات بتانا چاہتے ہیں کہ ایمان اور آزمائش لازم اور ملزوم ہیں جہاں پھول ہے وہاں کانٹا ہے، جہاں دھوپ ہے وہاں سایہ بھی ہے، جہاں صحت ہے وہاں بیماری بھی ہے، اور اُس وقت تک ایمان کی صداقت کا پتہ ہی نہیں چلتا جب تک کہ آزمائشیں نا آئیں اب آپ اپنی قربانیوں کا ذرا جائزہ لیں میں بھی اپنی زندگی کا جائزہ لوں اور اُس کے بعد آپ صحابہ کی جو کہانیاں ہیں ان کا بھی آپ جائزہ لیں کہ مشرکین نے صحابہ کو کتنی تکلیفیں دی اور بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ کے بعد ان کی تکلیفیں اور عروج پر چڑھ گئیں۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے صرف کلمہ پڑھا تھا اور ان کو مکہ کی تپتی ریت پر دہکتے کوئلوں پر لٹایا جاتا تھا ان کو زنجیروں سے جکڑا جاتا تھا پھر چند اوباش لڑکے پیچھے لگا دیئے جاتے تھے جو ان کو لے کر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر کرتے تھے اور اس وقت تک ان کو ہٹایا نہیں جاتا تھا جب تک کہ ان کے جسم کی چربی پگل کر دہکتے کوئلوں کوبجھا نہیں دیتی تھی اور کہتے تھے کہ تم جو ایمان لائے ہو اس کا اب مزہ چکھو اور کہتے تھے کہ انکار کر اور کہتے ہیں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ ان کی زبان سے **احد احد** کے نعرے لگتے تھے ایسے ہی تو نہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے قدموں کے آگے جنت میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آہٹ سنی۔حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی تو نہیں کہا کہ میں نے جنت میں اپنے قدموں کے آگے کسی کی آہٹ سنی اور میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ ام سلیم ہیں۔ بی بی حاجرہ ان کا مرتبہ اور مقام ایسے ہی تو نہیں ہے کتنی قربانیاں انہوں نے دیں آپ بی بی آسیہ کو لے لیجیے ایسے ہی تو نہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے اتنا اہم مقام کے جنت میں ان کے لئے گھر اور وہ دعا کیا کرتی تھی کہ میرے لئے بس جنت میں گھر بنا دے۔ کبھی میں اور آپ جنت کے گھر کے لئے روئے بھی میں اور آپ جب بھی روتے ہیں تو کس لئے روتے ہیں؟ میرا کوئی گھر ہی نہیں ہے اتنے پیسے ہی نہیں ہیں میرے حالات ہی اچھے نہیں ہیں ایک کمرے کا گھر، دو کمرے کا گھر، کرائے کا گھر جب بھی روتے ہیں تو یہاں کے گھر کے لئے، یہاں کے کپڑے، یہاں کا زیور ،یہاں کے برتن، یہاں کا اوون اور یہاں کا ٹوسٹر اور کبھی پلاسٹک کے برتن وہ نکالے نہیں اب یہ پرانا ڈیزائن ہے ہر ایک کے گھر ہے اب مجھے نیا ڈیزائن چاہئے جو کسی نے دیکھا نہ ہو۔ جو بڑا اچھا ہو نہیں میرے برتن تو بھاری بہت ہیں کسی کو ڈیزائن پرانا لگتا ہے کسی کو برتن بھاری لگتے ہیں کسی کو وہ چاہئے جو Dishwasher میں بھی دھل جائیں کچھ بھی نہ کرنا پڑے تو اصل بات کیا ہے کہ قربانیاں تو دینی پڑتی ہیں کہ یہ چیزیں، یہ پیسے جو ہم اس طرف لگاتے ہیں اگر اللہ کے دین میں لگا دیں اور یہ وقت جو اپنی ذات کے لئے لگاتے ہیں اگر اللہ کے راستے میں لگا دیں اور میں آپ کے سامنے صحابہ نے جو ہجرت کی ”قدم قدم پہ یہاں دشت ہیں اداسی کے“ وہ بتاتی ہوں ایک حلقۂ گرداب ہے۔ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے جب مکہ چھوڑا اور وہ مکہ چھوڑنے والوں میں آخری مہاجر تھے مشرکین ان کے راستے میں حائل ہوئے اور بولے تم مکہ میں مفلس اور محتاج آئے تھے اب دولت لے کر فرار نہیں ہو سکتے انہوں نے کہا اے گروہِ قریش تم اچھی طرح جانتے ہو کہ مجھ سے بہتر تیر انداز کوئی نہیں جب تک میرے ترکش میں تیر ہیں تم میں سے

کوئی قریب نہیں آسکتا ترکش خالی ہو جائے تو تلوار سے مقابلہ کروں گا تم مجھے ہجرت سے ہرگز نہیں روک سکتے ہاں اگر دولت لے کر میرا راستہ چھوڑ سکتے ہو تو مال حاضر ہے مشرکین یہ بات مان گئے۔ انہوں نے دنیا کا مال و متاع ایمان کے عوض کہ ایمان کا کہیں سودا نہ ہو جائے (حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے سارا مال جو انہوں نے زندگی بھر کی کمائی تھی مکہ میں جب آئے تھے خالی ہاتھ آئے تھے اور جتنی کمائی کی تھی اہل مکہ نے کہا کہ تم جا نہیں سکتے جب تک کہ اس مال کو چھوڑ نہ دو)تو اب وہ سارا مال چھوڑ کر اور متاع ایمان کو بچا کر جب قبا پہنچے تو اللہ کے رسول ﷺ **نے** فرمایا ابو یحییٰ تم نے بڑی منفعت تجارت کی ہے اور قرآن مجید میں سورت البقرہ میں آپ کی اس عظیم الشان قربانی کی تعریف اس طرح کی گئی **وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ** (207- سورت البقرہ) لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی رضا کے لئے اپنی جانیں بیچ دیتے ہیں۔ اور پھر آپ دیکھیں کہ حضرت عبداللہ بن سہیل رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے وہ حبشہ میں تھے مدینہ کی ہجرت کا سن کر مکہ آئے تاکہ دارالہجرت میں جا کر رسول اللہ ﷺ **سے** مل جائیں باپ نے پکڑ کر زنجیروں میں جکڑ دیا اور طرح طرح کی تکلیفیں دینا شروع کر دی آخر تنگ آ کر باپ کو یقین دلایا کہ آبائی دین کی طرف پلٹتا ہوں اس طرح نجات پائی اور میدان بدر میں کفار اور اسلام کی فوجیں جب آمنے سامنے ہوئیں تو موقع پا کر اہل ایمان کی صفوں میں شامل ہو گئے ان کے باپ سہیل فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ اللہ نے میرے بیٹے کے ایمان میں میرے لئے سامانِ خیر رکھا تھا یعنی گھر والوں نے بھی اذیتیں اور تکلیفیں دیں۔ پھر حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ جانتی ہیں بڑے خوبصورت تھے رسول اللہ ﷺ **سے** آپ کا چہرہ ملتا تھا جب غزوہ احد میں آپ شہید ہو گئے تو یہ خبر مشہور ہو گئی کہ رسول اللہ ﷺ **شہید** ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ **نے** جب آپ کی لاش کو دیکھا اور جب آپ کے زخموں کو دیکھا اور آپ کی جو حالت دیکھی تو آپ بہت روئے اور کہا خدا کی قسم میں نے مکہ میں اس سے زیادہ خوبصورت نوجوان اور کوئی نہیں دیکھا تھا۔ قربانی تو اس کو کہتے ہیں جب یہ ایمان لائے تھے کہتے ہیں امیر زادے تھے، بہترین لباس پہنتے تھے، خوشبوؤں سے ان کا لباس مہک جاتا تھا، بہترین جوتا پہنا کرتے تھے اور خوبصورت بھی اتنے لیکن پھر آپ کا حسن دینِ اسلام کی مشقتیں برداشت کر کر کے ڈھل گیا پھر آپ کے بال اڑے اڑے رہتے تھے اور چہرے پہ دھول رہتی تھی اور یہ تھے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کے جن کو کفن بھی نصیب نہ ہوا رسول اللہ ﷺ **نے اذخر** نامی گھاس آپ کے اوپر ڈالی آپ کو پتہ ہے غزوہ احد کے جو شہید تھے ان کا کفن بھی نہیں تھا ایک ایک چادر میں دو دو کو لپیٹا جا رہا تھا ایک ایک قبر میں لٹایا جا رہا تھا لیکن اس وقت بھی آپ کیا کر رہے تھے جس کو قرآن زیادہ یاد تھا کہتے تھے پہلے اس کو پھر بعد میں دوسرے کو اور پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ **"سید الشہدا"** آپ ﷺ نے جب ان کو دیکھا جن کی لاش کا مثلہ کیا گیا تھا اور ہار بنایا تھا ہندا نے آپ کے دل جگر اور آپ کے جسم کے اعضاء اور رسول اللہ ﷺ **اپنے** چچا سے بڑی محبت کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ **ان** کی میت پر اتنا روئے کہ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو کبھی اتنی بلند آواز سے روتے نہیں سنا تھا اس طرح سے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔ تو کیا بات پتہ چلتی ہے کہ قربانیاں ہی قربانیاں ہیں، محنتیں ہی محنتیں ہیں مشقتیں ہی مشقتیں ہیں تو یہ ہیں رسول اللہ ﷺ **کے** صحابہ اور بھی بے شمار کہانیاں ہیں آپ پڑھ سکتی ہیں **"سیرت احمد مجتبیٰ"** میں صفحہ نمبر ہے 708 اسی طرح آپ پڑھ سکتی ہیں۔ **"محسن انسانیت"** یہ لکھی ہے نعیم صدیقی صاحب نے بڑی خوبصورت کتاب ہے صفحہ 196 ہے الوداع اے مکہ، پھر **"رحیق المختوم"** ہے پھر اس کے بعد **"تجلیات نبوت"** ہے اور بے شمار صحابہ کی سیرت پر کتابیں ہیں۔ بشیر ساجد صاحب کی **"عشرۂ مبشرہ"** ہے پھر اسی طرح طالب ہاشمی کی **"شمع رسالت ﷺ کے تیس پروانے"**

، **"رحمت دارین سو شیدائی "** ،اور **" خیر البشر کے چالیس جانثار"** ، **" تذکار صحابیات"** تو بے شمار کتابیں ہیں آپ اور میں اگر وقت ہو ان کو پڑھا کریں گے تو پھر ہم بھی سوچیں گے کہ ایمان اور عمل کے تقاضے کیا ہیں تو اللہ رب العزت نے کیا فرمایا۔ **وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ** ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچے کون اور چھوٹے کون

آیت نمبر 4. أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ
ترجمہ۔ اور کیا وہ لوگ جو بُری حرکتیں کر رہے ہیں یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ وہ ہم سے بازی لے جائیں گے؟ بڑا غلط حکم ہے جو وہ لگا رہے ہیں

أَمْ حَسِبَ کیا سمجھ رکھا ہے، کیا یہ سمجھتے ہیں **الَّذِينَ** وہ لوگ اللہ **يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ** جو کرتے ہیں **السَّيِّئَاتِ** جو کرتے ہیں بُرائیاں **أَنْ يَسْبِقُونَا** کہ وہ ہم پہ سبقت لے جائیں گے، کہ وہ ہم سے بازی لے جائیں گے ،کہ وہ ہم سے بچ جائیں گے **سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ** کتنا برا حکم ہے جو وہ لگا رہے ہیں کتنی غلط بات ہے جو یہ کہتے ہیں۔ تو آپ دیکھئے کہ اللہ رب العزت یہ بات بتا رہے ہیں کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے جو ہیں ایک طرف ان کو ڈرایا جا رہا ہے اور جو کمزور مسلمان تھے جو ظلم و ستم کا نشانہ بن رہے تھے اللہ رب العزت کیا بات بتاتے ہیں کہ وہ کیا سمجھتے ہیں کہ ایمان لانے کے بعد بس وہ چھوڑ دئے جائیں گے بلکہ کیا ہے آپ دیکھیں کہ یہاں پہ خاص طور پر وہ لوگ جنہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے جو برائیاں کرتے ہیں **السَّيِّئَاتِ** سیئة کی جمع ہے **(س و ء)** اور **السَّيِّئَاتِ** کہتے ہیں برائیوں کو اور مفسرین کہتے ہیں کہ اب وہ لوگ جو نافرمانیاں کرتے ہیں اور خاص طور پر ظالم سردار جو مکہ کے تھے مکہ کے جو مشرک سردار تھے وہ اسلام کی مخالفت میں اسلام قبول کرنے والوں کو اذیتیں دینے میں پیش پیش تھے تو وہ کیا سمجھتے ہیں کہ **السَّيِّئَاتِ** کرنے کے بعد وہ چھوڑ دیئے جائیں گے **أَنْ يَسْبِقُونَا** کہ وہ ہم پہ سبقت لے جائیں گے اور یہ کون تھے مثلاً ولید بن مغیرہ ،ابو جہل عتبہ، شیبہ، عقبہ بن ابی معیط اور حنزلہ بن وائل وہ کیا کرتے تھے کہ ایک طرف ظالم وستم کرتے تھے، سر توڑ کوششیں کرتے مسلمانوں کو تنگ کرنے کی، ان کو ایمان سے محروم کرنے کی کوششیں کرتے تھے اور پھر یہ سمجھتے تھے کہ ہمیں کوئی روک نہیں سکتا تو ایک اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ ایسا مت سمجھو یہ تمہارا گمان ہے کہ تمہیں کوئی پکڑ نہیں سکتا یہ تمہاری بھول ہے اور تمہیں اللہ ضرور پکڑے گا۔ **سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ** بڑا غلط حکم ہے جو وہ لگا رہے ہیں۔ اس کے معنی کیا ہیں کہ یہ بڑی غلط بات ہے کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ تم زیادتیاں کرنے کے بعد ہماری پکڑ سے بچ کر یا بھاگ کر دور کہیں چلے جاؤ گے تم کہیں نہیں جا سکتے اور دوسرا اس آیت میں اللہ رب العزت کیا بات کہتے ہیں کہ اے اہل مکہ، اے کافر! جو کرنا چاہتے ہو کر لو تم یہ سمجھتے ہو کہ رسول کا مشن کامیاب نہیں ہو سکتا نہیں رسول کا مشن کامیاب ہو کر رہے گا تم ہم پہ سبقت نہیں لے جا سکتے رسول ہمارا سفیر ہے، قرآن ہماری کتاب ہے، یہ ایمان لانے والے ہمارے راستے کے مسافر ہیں تو مطلب کیا ہے **سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ** کتنا برا فیصلہ ہے تمہارا اللہ کے بارے میں تم نے کمزور سمجھ کر یہ جو غلام ہیں ،یہ جو ایمان لانے والے لوگ ہیں تم ان پر ہاتھ ڈالتے ہو اور سمجھتے ہو کہ اللہ بے تعلق اور بے پرواہ ہو بیٹھا ہے تو تمہارا یہ فیصلہ نہایت غلط ہے اور نہایت برا ہے پھر فرمایا

آیت نمبر 5. مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

ترجمہ۔ جو کوئی اللہ سے ملنے کی توقع رکھتا ہو (اُسے معلوم ہونا چاہئے کہ) اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آنے ہی والا ہے، اور اللہ سب کچھ سُنتا اور جانتا ہے

مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ جو کوئی اللہ سے ملنے کی توقع رکھتا ہو **فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ** اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ کا مقرر کیا وقت آنے ہی والا ہے بڑی خوبصورت آیت ہے یہ والی مظلوم مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے اللہ رب العزت ایمان لانے والوں کو تسلی دے رہے ہیں اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے جو مصیبتوں کے پہاڑوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ موت کے بعد ان کو ان کی قربانیوں کا اجر ملنے والا ہے **مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ** جو بھی اللہ سے ملاقات کی امید رکھتا ہو اب دیکھیں **يَرْجُو** رجاء کسے کہتے ہیں امید کو کہتے ہیں تو معنی کیا ہیں جو شخص اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہو اس کو پریشانیوں سے گھبرانا نہیں چاہئے اس کو حوادث سے پریشان نہیں ہونا چاہئے کیوں اس لئے **فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ** بے شک اللہ کا مقرر کیا وقت آیا ہی چاہتا ہے **لَآتٍ** آنے ہی والا ہے یہاں پہ **لَآتٍ** استعمال کیا گیا ہے اور اس کے معنی کیا ہیں ایسا نہیں ہے کہ بس ایک بات اللہ نے کہہ دی ہے اور وہ بات پوری بھی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں **لَآتٍ** وہ آنے والا ہے اور آپ یہ بات دیکھیں کہ یہاں پہ اللہ کی ملاقات کی بات ہو رہی ہے اور ملاقات کسے کہتے ہیں آپ بھی اپنی عملی زندگی میں ملاقات تو کرتیں ہیں ملاقات کی کئی قسمیں ہیں کوئی دوستوں سے ہوتی ہے کوئی شوہر سے ہوتی ہے کوئی بچوں سے ہوتی ہے کوئی رشتہ داروں سے ہوتی ہے تو ملاقات کہتے کس کو ہیں ؟ دو لوگوں کا ملنا آپس میں، کچھ لوگوں کا ملنا وہ ملاقات ہے جب آمنا سامنا ہوتا ہے جب نظریں ملتی ہیں اور آپ دیکھیں کہ ایک تو یہ ہے کہ حشر کا میدان ہے سب جمع کیے گئے ہیں اور حساب کتاب ہو رہا ہے اور دوسرا ہے کہ اللہ سے ملاقات۔ تو جو کافر ہیں وہ تو اللہ کا دیدار نہیں کر سکیں گے صرف جنتی اللہ کا دیدار کریں گے اور اللہ کا دیدار، اللہ کی ملاقات سب سے آخر میں ہوگی جنتیوں کو بے شمار نعمتیں جب مل جائیں گی پھر ان سے پوچھا جائے گا تمہاری کوئی اور خواہش تمہاری کوئی اور تمنا تو کہیں گے اس کے بعد اور کیا تمنا ہو سکتی ہے کہا جائے گا کہ اب تمہیں اللہ سے ملاقات، اللہ کا دیدار تمہیں کروایا جائے گا اور کہتے ہیں کہ اس سے جنتی نعمتوں کی تکمیل ہو جائے گی لیکن اللہ کا ،دیدار اللہ کی ملاقات سے پہلے تیاری کرنا ضروری ہے آپ عام زندگی میں جب ملاقات کرتی ہیں یہ آپ کا کام ہے آپ اس کو نوٹ کریں کہ ملاقات جب آپ کرتی ہیں تو ملاقات سے پہلے کیا کیا کرتی ہے؟ کسی سے بھی جو ملاقات کرنی ہوتی ہے موقع کی مناسبت سے ہوتی ہے ملاقات کبھی شادی ہال میں ہوتی ہے، کبھی کسی کے گھر میں دعوت پر ہوتی ہے ،کبھی کسی بچے کی پیدائش پر ہوتی ہے، کبھی آپ ویسے کہیں ملاقات کرتی ہیں، کبھی بازار میں مختلف جگہ آپ جن سے آپ پیار کرتی ہیں جن سے محبت کرتی ہیں آپ سوچتے ہیں کہاں اس سے میں مل سکتی ہوں کب مل سکتی ہوں کتنی دیر کے لئے مل سکتی ہوں اور جن کو پسند نہیں کرتی ان سے آپ ملنا بھی نہیں چاہتی اگر آمنا سامنا ہو بھی جائے مڈبھیڑ ہو بھی جائے تو نظریں چرا کر منہ ادھر کو کر کے ادھر کو کر کے آپ نکل جاتی ہیں تو ملاقات کرنے سے پہلے کیا کرتی ہیں آپ یہ دیکھتی ہیں کہ وقت کتنا ہوگا پھر آپ دیکھتی ہیں میرا حلیہ کیسا ہے عام طور پر ملاقات سے پہلے ہم کیا کرتے ہیں کہ اپنا تھوڑا سا چہرے پہ میک اپ سر کی پٹی کو درست کیا اور کپڑوں کا انتخاب میں لگ کیسی رہی ہوں کبھی شیشے کے آگے کھڑے ہوئے کبھی شیشے سے ہٹے اور بار بار جوتا کونسا آج پہنوں آج کہاں پہ مجھے جانا ہے تو آپ جو ہے اپنا سراپا، اپنا حلیہ، اپنی شناخت اس کو دیکھتی ہیں پھر آپ دیکھتی ہیں کچھ چیز تو نہیں لے کے جانی وہاں پہ آپ اس کو دیکھتی ہیں پھر آپ یہ بھی دیکھتی ہیں جانا کیسے ہے سواری کیا ہے پھر آپ یہ بھی سوچتی ہیں کہ وہ مجھ سے

خوش ہوگا جس سے ملاقات کرنی ہے یا ناراض ہوگا میری ملاقات کیسی رہے گی اور ابھی ایک دوست کی بیٹی کا نکاح ہے اور بڑی اچھی دوست ہے لیکن یہ کہ تیاریاں اور کپڑے اور رنگ کیسا ہونا چاہئے اوپر کڑھائی کیسی ہونی چاہئے دلھن کو کیسے سجایا جائے پوری سب کی کوشش کیا ہے کہ دلھن کو کیسے سجایا جائے یعنی ملاقات کی تیاری پر پوری کوشش صرف کی جا رہی ہے اور سب ہی پھر اس کا اہتمام کرتے ہیں لیکن میں نے اور آپ نے اللہ سے ملاقات کی کیا تیاری کی۔ کیا کام ہے جو مجھے کرنا تھا؟ دنیا میں تو میک اپ کپڑا زیور اور جتنا مہنگا کپڑا ہے جتنا اچھا کپڑا ہے جو بھی بیوٹی پارلر چکر لگائے کچھ مصنوعی شکل بھی بن گئی تو چل جاتا ہے کہ ہاں بھئی بڑی پیاری لگ رہی تھی وہ ایک عورت بے چاری پچھلے دنوں ملی تو کہہ رہیں تھیں کہ آج کل میں کھا نہیں رہی میں نے کہا کیوں کہنے لگیں کہ شادی کا موقع ہے اور اتنے اچھے میرےپہلے کے بڑے قیمتی کپڑے ہیں وہ میں پہننا چاہتی ہوں۔ یعنی شادی کی تیاری میں آج کل کھا نہیں رہی تو آپ دیکھ لیں کہ ملاقات کی تیاری میں ڈائیٹنگ شروع کر دی ہے اب مجھے اور آپ کو یہ سوچنا ہے کہ اللہ کی ملاقات سے پہلے مجھے اور آپ کو کیا تیاری کرنی تھی۔ دنیا کے لئے تو ڈائیٹنگ کر لی کہ اچھی کیسے لگتی ہوں جوان کیسے لگوں،اپنی عمر سے آدھی عمر کی لگوں یہ یہ فائدے ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالی نے کہا تھا کہ جسم کے اندر حرام نہیں جانا چاہئے حلال جانا چاہئے تو کیا اس کا خیال رکھا؟ اللہ تعالی نے کہا تھا کہ یہ جسم میری عبادت اور بندگی میں گھلا دینا اس کو کھپا دینا میرے احکامات جو تم تک پہنچیں **فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى** (38۔ سورت البقرہ) جو بھی ہدایت میرے طرف سے تمہارے پاس آئے تو اس پر عمل کرنا۔ اس ہدایت کا ہمیں پتہ ہے وہ خط پڑھا ہے کتنا اس پر عمل کیا ہے پھر آپ دیکھیں جس سے پیار کرتے ہیں اس سے ملنے کے لئے دل بڑا بے چین ہوتا ہے ایسے لگتا ہے کچھ کھویا کھویا سا ہے دل نہیں لگتا اللہ کی ملاقات میں آپ کتنی دفعہ اداس ہوتی ہیں۔ آپ یہاں پہ آئیں پاکستان میں آپ کے والدین ہیں بہن بھائی ہیں آپ کہتے ہیں جب تک امی سے میری ہفتے میں دو دفعہ بات نہ ہو جائے ابو سے بات نہ ہو جائے مجھے مزہ نہیں آتا مجھے چین نہیں آتا تو اللہ سے ملاقات تو ہر نماز میں ہوتی ہے اور سجدہ سب سے زیادہ قرب کا ذریعہ ہے لیکن وہ نماز پھر بھاری کیوں ہو جاتی ہے؟ پھر اس نماز میں بھولی بسری باتوں کو یاد کیوں کرتے ہیں؟ پھر وہ نماز ہمارے سر پر بوجھ کیوں بن جاتی ہے؟ تو اپنے آپ سے خود ہی سوال پوچھیں اللہ سے ملاقات کی تیاری اور ایک عام شخص سے ملاقات کی تیاری میں کتنا فرق ہے اور میں کہاں پہ کھڑی ہوں اور اگر میرے اور آپ کے اندر شوق نہیں ہے اللہ سے ملنے کا اور پھر یہ کہ جب ملنا ہے تو کس حال میں ملوں گی کیا اللہ کا سامنا کر سکوں گی کیا اللہ مجھ سے ناراض تو نہیں ہوگا؟ کیا اللہ مجھے دیکھ کر نگاہیں پھیر تو نہیں لے گا؟ کہیں مجھے دور تو نہیں کر دیا جائے گا؟ میں کہاں پہ کھڑی ہوں اور رسول اللہ ﷺ تو دعا کیا کرتے تھے کہ مجھے اپنی ملاقات کا شوق دے اور وہ انتظار کرتے تھے اللہ سے ملاقات کا اور جو نیک لوگ ہیں وہ اللہ سے ملاقات کا انتظار کیا کرتے ہیں اور آپ دیکھیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے بارے میں میں پڑھ رہی تھی ابھی پچھلا جو سبق پڑھا سورت القصص اس میں آیت نمبر (83) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اس آیت کی تلاوت کرتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے رفیق عالی سے مل گئے **تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ** اس آیت کی تلاوت کرتے کرتے بیوی کہتی ہیں کہ اندازہ ہی نہیں تھا کہ وہ اس طرح سے فوت ہو جائیں گے بس تلاوت کی آواز آ رہی تھی اور آخری وقت ان کی زبان پر یہ آیت تھی سورت القصص آیت 83 اور پھر ان کی روح پرواز کر گئی اب یہاں پہ اللہ تعالی مجھ سے پوچھ رہے ہیں **مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ** جو کوئی اللہ سے ملنے کی توقع رکھتا ہو۔ اور اللہ سے ملاقات ہے عام شخص سے ملاقات نہیں ہے تو جو جتنا عالی ہو، شان والا ہو،

عظمت والا ہو، اختیارات والا ہو ،حاکم ہو ،جو خالق ہو، جو مالک ہو جو حسیب ہو سب کچھ جس کا ہو، دنیا بھی اس کی، میں بھی اس کی ،خدائی اس کی، سارا کچھ اس کا تو تھوڑی دیر کے لئے تو سوچیں

ے اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بن سکتا نہ بن اپنا تو بن

تو اللہ سے ملاقات کی تیاری اس کو آپ سوچیں **فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ** کہ اللہ کا مقرر کیا وقت آنے ہی والا ہے جو تیاری کر رہے ہیں جلدی جزا ان کو ملے گی اور جو تیاری نہیں کر رہے ان کی مہلتِ عمل ختم ہوا چاہتی ہے اور موت کا وقت کچھ دور نہیں ہے اور یہ جو بے بنیاد بھروسے ہیں اور یہ جو بھول ہے اور یہ جو دنیا کی زندگی ہے بس اب یہ تو ختم ہونے کو آ لگی **وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ** اور اللہ سب کچھ سنتا ہے اور جانتا ہے اب آپ دیکھیں کہ ایک طرف صحابہ تھے جو اللہ کی ملاقات کی تیاری میں گھلے جا رہے تھے قربان ہو رہے تھے اور دوسری طرف ایسے لوگ تھے کہ ایمان تو لے آئے لیکن کمزور ایمان لانے والے آج کے دور میں بھی جو کمزور ایمان لانے والے ہوتے ہیں تو کیا ہوتا ہے کہ ذہنوں میں شبہات بڑے آتے ہیں مثلا اگر یہ اللہ کا راستہ ہے تو یہ اتنا دشوار گزار کیوں ہے؟ سوال تو آتے ہیں نا کہ یہ حلال حرام میں تمیز ،یہ کفر کا حق کے ساتھ جو **مُقابلہ** رہتا ہے اور جو مجاہدہ رہتا ہے اور جو آپس میں حریفانہ مناظر رہتے ہیں تو یہ اتنا دشوار گزار کیوں ہے؟ کبھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس کی دعوت دینے والے اللہ کے رسول ہیں اللہ کے سچے سفیر ہیں تو اللہ کے رسول پر ایمان لانا اتنا مشکل کیوں ہے؟ کبھی یہ سوال دل میں آتا ہے کہ جب ہم اللہ کے کام کے لئے اٹھے ہیں ہم اللہ کے دین کی خدمت کرتے ہیں پھر ہمارے راستے میں اتنی رکاوٹیں کیوں آتی ہیں ؟ اتنے **اَڑنگے** کیوں ڈال دئیے جاتے ہیں تو اصل بات کیا ہے کہ وہ لوگ جو ایمان اور اس کے تقاضوں سے آگاہ نہیں ہیں، وہ لوگ جو ایمان اور اس کے مطالبات سے آشنا نہیں ہیں، وہ لوگ جو ایمان اور اس کی حقیقت کو جانتے نہیں ہیں تو وہ آسانی سے اس طرح کے سوالات کے شکار ہو جاتے ہیں وہ نفاق میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں **وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ** وہ سنتا بھی ہے وہ جانتا بھی ہے اس کو پتہ ہے کہ کون کتنا آزمایا جا رہا ہے؟ کون آزما رہا ہے؟ کون ظلم و ستم کر رہا ہے؟ کون سہہ رہا ہے؟ کون کیسی باتیں کرتا ہے؟ جیسے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اللہ کی مدد کیوں نہیں آ جاتی یا پھر حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ احد احد کہہ رہے تھے اللہ سنتا بھی ہے اور جانتا بھی ہے